Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳۰ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۵ نبوت ۱۳۵۴ہش ۔ ۵ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

کل حضور کو انتڑیوں میں خراش کی کچھ تکلیف رہی

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ تا دیر سلامت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے جس کی وجہ سے ضعف اور کمزوری بہت ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں خاص برکت بخشے۔ آمین

امرائے اضلاع و مقامی کی خدمت میں ضروری درخواست

بذریعہ اعلان ہذا امرائے اضلاع و مقامی کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ مشاورت ۱۹۷۴ء میں جو معیار (TARGET) چندہ "دفتر اطفال وقفِ جدید" ضلعوار و جماعتوار مقرر کیا گیا تھا وہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے گذشتہ سال اکثر جماعتوں کی طرف سے پورا نہیں ہو سکا تھا جس پر شوریٰ ۱۹۷۵ء میں بھی اسی معیار کو قائم رکھا گیا۔

امسال بھی متعلقہ امرائے اضلاع اور امرائے مقامی کو بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی ہے لیکن تاحال ان کی طرف سے کماحقہٗ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔

لہٰذا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اب سال کے اختتام میں صرف دو ماہ کا نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اس لئے براہِ مہربانی اس طرف فوری اور خصوصی توجہ فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے اور اپنے بیش از بیش دینی و دنیوی فضلوں سے انہیں نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکی اور بدی سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے

انسان پورا اور کامل موحد تب ہی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کو مالکِ یوم الدین تسلیم کرتا ہے

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے چنانچہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔ اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ الیٰ آخرہٖ۔ یعنی دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو اس لئے فرمایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ رَبِّ العٰلَمِینَ سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا۔ اَلرَّحمٰنِ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے۔ اَلرَّحِیمِ پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے۔ اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے۔ مٰلِکِ یَومِ الدِّینِ ہر بدلہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ نیکی بدی سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پورا اور کامل موحد تب ہی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کو مالکِ یوم الدین تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو حکام کے سامنے جا کر ان کو سب کچھ تسلیم کر لینا یہ گناہ ہے اور اس سے شرک لازم آتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حاکم بنایا ہے۔ اُن کی اطاعت ضروری ہے مگر اُن کو خدا ہرگز نہ بناؤ۔ انسان کا حق انسان کو اور خدا تعالیٰ کا حق خدا تعالیٰ کو دو۔ پھر یہ کہو اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ ہم کو سیدھی راہ دکھا یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کئے اور وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے۔ اس دُعا میں ان تمام گروہوں کے فضل اور انعام کو مانگا گیا ہے۔ ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔ غرض یہ مختصر طور پر سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح پر سمجھ سمجھ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو اور پھر اس مطلب کو سمجھ کر نماز پڑھو۔ طرح طرح کے حروف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ یقیناً سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آ ہی نہیں سکتی جب تک وہ نماز کو طوطے کی طرح پڑھتا ہے۔ رُوح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اس کو کمال کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔ عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی اور ندّ نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کر کے دکھاؤ۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۸، صفحہ ۲۵۹)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۳ بابت ۱۴ تا ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۵ء میں حضور ایدہ اللہ کا احباب انگلستان سے خصوصی خطاب

”گوٹن برگ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے اخراجات کا اکثر بار آپ نے ہی اُٹھانا ہے“

”آپکو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے وعدوں میں سے قریباً اَسّی ہزار پونڈ اگلے مارچ تک ادا کر دینے چاہئیں“

”سویڈن میں مزید یوگوسلاوین باشندوں کی جماعت میں شمولیت۔ نئے بیعت کنندگان کی تعداد ۲۱ ہو گئی“

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے):۔

لندن (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انفلوئنزا کی شدید تکلیف کے باوجود دینی اور جماعتی کاموں کی انجام دہی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ۱۷ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے احباب کو یاد دلایا کہ گوٹن برگ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے اخراجات کا اکثر بار انکے کندھوں پر ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے اپنے دس لاکھ پونڈ کے وعدوں میں سے اَسّی ہزار پونڈ مارچ ۱۹۷۶ء تک ادا کر دیں تاکہ مسجد بآسانی جولائی ۱۹۷۶ء تک مکمل ہو سکے۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب اُسکے نازل ہونے والے افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گوٹن برگ کے اُن چودہ ۱۴ یوگوسلاوین باشندوں کے علاوہ جنہوں نے حضور کے قیام گوٹن برگ کے دوران جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی اِس وقت تک مزید سات یوگوسلاوین دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں اِس طرح وہاں نئے بیعت کنندگان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکیس ۲۱ ہو چکی ہے۔

۱۷ر اکتوبر کی شام کو گیمبیا (مغربی افریقہ) کے سفیر مقیم انگلستان ہز ایکسی لینسی ابوبکر عثمان جینے اپنے ایک فرزند اور سفارتخانہ کے سیکنڈ سیکرٹری کے ہمراہ حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے رات کا کھانا حضور کے ساتھ ہی تناول فرمایا۔ گفتگو کے دوران انہوں نے گوٹن برگ میں سویڈن کی پہلی مسجد کی تعمیر میں خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور اس موقع پر گوٹن برگ میں مسجد کے سنگِ بنیاد کی متحرک فلم بھی دیکھی اور اسے دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کی ۱۴ تا ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کی مصروفیات کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

۱۴ر تا ۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز منگل تا جمعرات

انفلوئنزا کی شدید تکلیف کے باعث حضور ۱۴ر اور ۱۵ر اکتوبر کو دفتر میں تشریف نہیں لاسکے۔ البتہ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے۔ پرائیویٹ سیکرٹری اور محترم شاہد احمد خان صاحب کو دونوں روز قیام گاہ میں بلوا کر ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوانے کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں چنانچہ ان دو ایام میں بھی حضور کی ہدایات کے مطابق دفتر میں باقاعدہ کام جاری رہا۔ علالت طبع کے باعث حضور احباب جماعت سے انفرادی طور پر ملاقاتیں نہیں فرما سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد فضل میں نمازیں محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق پڑھاتے رہے۔

۱۵ر اکتوبر کی شام کو محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں ایک محفل شعر و ادب کا اہتمام کیا۔ جس میں جناب حکیم غلام نبی صاحب، جناب بخش لائلپوری، جناب جی۔ علی۔ بلبل، جناب مشتاق جالندھری، جناب ایس راہی، جناب ایس۔ ایس اطلوک، جناب ایس۔ ایف رحیم، جناب بشارت احمد یہ وید اور جناب ایم۔ افضل ترکی نے شرکت کی۔ ان سب حضرات کی خواہش پر حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی اور کچھ وقت ان کے درمیان تشریف فرما رہ کر ان کا کلام سُنا۔ ناسازیٔ طبع کے باعث حضور جلد ہی ان سب حضرات کو مصافحہ کا شرف عطا فرمانے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ یہ محفل بعد ازاں ساڑھے نو بجے تک جاری رہی اور شعراء حضرات نے حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمایا۔

۱۶ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود گیارہ بجے دفتر میں تشریف لاکر ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوائے۔

۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ

حضور ایدہ اللہ نے علالت طبع کے باوجود آج دو بجے کے قریب مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرما کر جماعتہائے انگلستان کے احباب کو اُنکے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا انفلوئنزا کی تکلیف ابھی دُور نہیں ہوئی اور نہ تاحال اس مرض کی کوئی دوا ایجاد ہوئی ہے۔ کسی قدر افاقہ کے باوجود تکلیف کا احساس اب بھی ہے۔ آپ کو آپ کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلانی تھی، اس لئے تکلیف کے باوجود یہاں آگیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گوٹن برگ میں جو مسجد بن رہی ہے اس کے اخراجات کا اکثر بار آپکے کندھوں پر ہے۔ اس کے لئے انگلستان کی جماعتوں کو اسّی ہزار پونڈ اپنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں سے ادا کرنے پڑیں گے۔ اس فنڈ میں آپ نے جو وعدے کئے ہیں ان کے لحاظ سے یہ رقم زیادہ نہیں ہے اور بآسانی ادا ہو سکتی ہے کیونکہ آپ کے وعدوں کی کل مقدار دس لاکھ پونڈ ہے یہ وعدے قریباً پانچ پانچ لاکھ کے ۲ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ اپنے ایک حصہ کے وعدوں میں سے جو رقم پہلے ۲ دو سال میں آپ نے ادا کرنی ہے وہ اسّی ہزار پونڈ ہے۔ یہ ۲ دو سال مارچ ۱۹۷۶ء میں پورے ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسّی ہزار پونڈ مارچ ۱۹۷۶ء سے پہلے پہلے ادا ہو جانے چاہئیں۔

مسجد گوٹن برگ کی تعمیر کے لئے جو رقوم درکار ہوں گی اور جس طرح انہیں خرچ کیا جائے گا اُس کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تعمیر کے سلسلہ میں ٹھیکیدار سے جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رُو سے اُس نے مسجد کی تعمیر جولائی ۱۹۷۶ء میں مکمل کرنی ہے۔ اسے اخراجات کی رقم جولائی ۱۹۷۶ء تک قسط وار ادا کی جائے گی۔ اخراجات کا ایک چھوٹا حصہ سکنڈے نیویا کی جماعتہائے احمدیہ ادا کریں گی کیونکہ وہ ابھی اتنی استطاعت نہیں رکھتیں کہ زیادہ مالی بوجھ برداشت کر سکیں۔ اسی طرح امریکہ کی جماعتہائے احمدیہ ۲۵ ہزار پاؤنڈ ادا کریں گی۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اخراجات کا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی کو ادا کرنا ہوگا۔ اس خیال سے کہ آپ مارچ ۱۹۷۶ء تک اپنے دو سال کا چندہ جو اسّی ہزار پونڈ بنتا ہے ادا کرنے میں سُستی سے کام نہ لیں اور آپ کو شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے میں آج تکلیف کے باوجود خطبہ پڑھنے آگیا ہوں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں آپ کے وعدوں کا دُوسرا حصہ جو پہلے حصہ کی طرح قریباً پانچ لاکھ پونڈ پر مشتمل ہے اُس کی ایک لاکھ پچیس ہزار پونڈ کی پہلی قسط کی ادائیگی ۱۹۷۷ء میں ہو گی۔ اس کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اس سے ناروے میں مسجد تعمیر کی جائے۔

(باقی صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ

مکرم افتخار احمد صاحب حنیف متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

موجودہ دور کے معاشرہ میں جو پریشانی اور بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ قتل، اغوا اور خودکشی روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں کسی کی عصمت محفوظ نہیں کسی کی عزت کا پاس نہیں کہیں انتقام لئے جا رہے ہیں تو کہیں نئی دشمنیاں جنم لے رہی ہیں؟ امن اور عزت کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا ہے زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔ غرض کہ پورا معاشرہ عذاب بنا ہوا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو یہ سب کچھ بے پردگی ہی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے آج بھی اگر اسلامی پردہ اور "غض بصر" کو اپنا لیا جائے تو یہ مصیبتیں اور تکلیفیں آرام اور سکھ میں بدل سکتی ہیں مگر شرط یہ ہے۔ بغیر کسی تاویل کے اسلامی احکامات کے عین مطابق اسلامی پردہ کو عملاً اختیار کیا جائے۔

قوموں کا عروج بچوں کی تربیت پر منحصر ہوتا ہے کہ بزرگوں کی تعمیر کردہ عمارت پر چھت انہوں نے ہی ڈالنی ہوتی ہے اور اگر وہ نااہلی کے سبب کل چھت نہ ڈال سکیں، تو عمارت ادھوری رہے گی اور اچھی عمارت نہ کہلا سکے گی گویا کہ عروج نہ رہ سکے گا۔ ایک بے پردہ عورت کی گود میں پلنے والا اور اس کی نگرانی میں پرورش پانے والا بچہ اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا کہ وہ بزرگوں کی لگائی ہوئی فصل کی حفاظت سنبھال سکے۔ اس لئے غیر اقوام کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً پردہ کی جو ضرورت اس وقت ہے وہ پہلے کبھی نہ تھی۔

بعض پردہ دار مستورات چہرے سے نقاب ہٹا لینے کے بعد بھی سمجھتی ہیں کہ وہ پردہ میں ہیں۔ حالانکہ اسے اسلامی پردے سے دور کا بھی واسطہ نہیں کیونکہ اسلام تو عورتوں کو نامحرم مردوں سے زینت چھپانے کا حکم دیتا ہے اور چہرے کا ننگا ہونا زینت کو ظاہر کرنا ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ نظر کا بھی پردہ ہونا چاہیے جیسا کہ مامور زمانہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی مختلف تصانیف میں اس امر کو بالوضاحت بیان فرمایا ہے۔ ذیل میں حضور علیہ السلام کے اسلامی پردہ سے متعلق ارشادات پیش کئے جاتے ہیں تا قارئین کرام آپ کے اپنے مبارک الفاظ میں پردہ کی اہمیت، حقیقت اور افادیت معلوم کر سکیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں یہ گویا تہذیب ہے انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں بعض عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵/۲۴)

"اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جاوے قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے۔ ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲۹)

... گو آریہ صاحبوں کو اس زمانہ میں مسلمانوں سے کیسی ہی نفرت ہے اور اسلام کے عقائد سے کیسی ہی بیزاری ہے۔ مگر برائے خدا پردہ کی رسم کو بالکل الوداع نہ کہہ دیں کہ اس میں بہت سی خرابیاں ہیں جو بعد میں معلوم ہوں گی۔ یہ بات ہر ایک فہیم انسان سمجھ سکتا ہے کہ بہت سا حصہ انسانوں کا نفس امارہ کے ماتحت چل رہا ہے۔ اور وہ اپنے نفس کے ایسے قابو میں ہیں کہ اس کے جوشوں کے وقت کچھ بھی خدا تعالیٰ کی سزا کا دھیان نہیں رکھتے جوان اور خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر بدنظری سے باز نہیں آتے اور ایسے ہی بہت سی عورتیں ہیں کہ خراب دلی سے بیگانہ مردوں کی طرف نگاہ کرتی ہیں اور جب فریقین کو باوجود ان کی خراب حالت میں ہونے کے پوری آزادی دی جائے تو یقیناً اس کا وہی انجام ہوگا۔ جیسا کہ یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر ہے۔ ہاں جب یہ لوگ درحقیقت پاک دل ہو جائیں گے اور ان کی امارگی جاتی رہے گی اور شیطانی روح نکل جائے گی اور ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے گا اور ان کے دلوں میں خدا کی عظمت قائم ہو جائے گی اور وہ ایک پاک تبدیلی کر لیں گے اور خدا تعالیٰ کا ایک پاک چولہ پہن لیں گے تب جو چاہیں سو کریں کیونکہ اس وقت وہ خدا کے ہاتھ کے خوجے ہوں گے گویا وہ مرد نہیں ہیں اور ان کی آنکھیں اس بات سے اندھی ہوں گی کہ نامحرم عورت کو بدنظری سے دیکھ سکیں یا ایسا بدخیال دل میں لا سکیں۔ مگر اے پیارو! خدا آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے کہ ابھی وہ وقت نہیں کہ تم ایسا کرو اور اگر کرو گے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلاؤ گے یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے اور زمین پر بدی فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں میں عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر دل روحانیت سے خالی ہیں ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے"۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۷-۲۸)

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیر کے آگے ڈال دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ کسی بات کے نتیجے پر غور نہیں کرتے کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ اُن کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ کہ تو ایمان والوں کو کہدے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہ وہ عمل ہے جس سے اُن کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۳ و صفحہ ۱۲۶)

"خدا تعالیٰ نے خُلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے واسطے اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا نامحرموں کے قصے سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ اس جگہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقعہ پا کر جوش مارنے سے نہیں رہ سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلاتکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کی اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل ہمارے خطرات سے پاک رہیں۔ اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقعہ بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی ہے اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ اُن نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آ جائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹ و صفحہ ۳۰)

"پردہ کے متعلق بڑی افراط تفریط ہوئی ہے یورپ والوں نے تفریط کی ہے اور اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے اور اس کے بالمقابل بعض مسلمان افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں۔ حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے غرض ہم دونوں قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں جو افراط اور تفریط کرتے ہیں"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۲)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی موجودہ حالت پر رحم کرتے ہوئے اہل دنیا کو پردہ کی اہمیت کا احساس دلائے تا بے پردگی کا موجودہ رجحان ختم ہو جائے اور موجودہ افراتفری اور بے یقینی کی حالت کی جگہ حقیقی راحت اور مسرت لے لے۔ آمین

مجلس انصار اللہ کے ناظمین اور زعماء کرام
کی
خدمت میں ضروری گذارش

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے منعقد نہیں ہو سکا۔ اس موقعہ پر بہت سی مجالس اپنا سالانہ چندہ پورے سال کا یا تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ادا کر دیا کرتی ہیں۔ امسال کیونکہ وہ مرکز میں تشریف نہیں لا سکے اس لئے تمام ناظمین اور زعماء اکرام سے گذارش ہے کہ وہ مجلس انصار اللہ کا چندہ جلد سے جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ ماہ دسمبر میں سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والی اور اوّل دوئم سوئم آنے والی مجالس کی فہرست تیار کی جاتی ہے اس لئے چندہ کی فراہمی اور روانگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقف عارضی میں ہر سال ضرور حصہ لینا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔ اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اُس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اُسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔"

(الفضل نومبر ۱۹۶۷ء)

امراء کرام اور مربیان سلسلہ احمدیہ اس ارشاد کے پیش نظر خاص توجہ سے وقف عارضی کے لئے احباب میں تحریک فرمائیں۔ یکم نومبر سے ہر ماہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ان جماعتوں اور ان کے کارکنوں کے لئے نام بنام درخواست دعا کی جایا کرے گی جو ہمت سے تحریک وقف عارضی کو کامیاب کریں گے۔ اور واقفین کی تعداد بھی درج ہوا کرے گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ نے گوٹن برگ کی مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ایک اور اہم کام انجام دینے کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا جب آپ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری ادا کردیں گے تو پھر انگلستان کے مشن کو جو یورپ میں ایک مرکزی مشن کی حیثیت رکھتا ہے مضبوط کرنے کا کام کیا جائے گا اس سلسلہ میں متعدد منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا ہوگا۔

حضور نے اس اہم کام کی کسی قدر تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جب انسان اندھیرے میں ہوتا ہے اور اسے مستقبل کا کچھ علم نہیں ہوتا وہ ایسی بات سمجھا دیتا ہے جو بظاہر تو اہم معلوم نہیں دیتی لیکن جب اندھیرا دور ہوتا اور مستقبل حال میں تبدیل ہوتا ہے تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ایسا کیوں ضروری تھا۔ میں نے چند سال پیشتر کہا تھا کہ ہمیں دو تین اعلیٰ درجہ کے پریس مختلف ملکوں میں لگانا ہوں گے تاکہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی طباعت ہوسکے اور ایسے رسالے شائع کئے جاسکیں جو جھوٹے اور بے بنیاد الزامات یا اعتراضات کی تردید یا لوگوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ پر مشتمل ہوں۔ اگر دوسروں کی طرف سے غلط اور جھوٹے اعتراضات نہ کئے جائیں تو ہمیں ایسے رسالے لکھنے اور شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا اصل کام تو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کو پیش کرنا ہے ہمارے اور حقیقی اسلام کے خلاف غلط اعتراضات شائع کر کر کے ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایسے رسالے بھی لکھیں۔ دراصل دنیا دو حصوں میں بٹ گئی ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جن کا انحصار صداقت پر ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جن کا انحصار بہت حد تک جھوٹ پر ہے۔ جب یہ موخر الذکر لوگ جھوٹ پر انحصار کرتے ہوئے ہمارے خلاف سراسر جھوٹی باتیں شائع کرتے ہیں تو پھر ہمیں بامر مجبوری ان کی تردید میں رسالے شائع کرنا پڑتے ہیں۔ ہمیں اس کام میں گھسیٹا جاتا ہے ورنہ ہمارا اصلی کام یہ نہیں ہے۔ ہمارا اصل کام تو براہ راست صداقت کو پیش کرنا ہے ویسے اس جھوٹے پراپیگنڈے سے ہم قطعاً ہراساں نہیں ہوتے کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے صداقت نے کبھی شکست نہیں کھائی سچ ہی ہمیشہ کامیاب ہوا ہے اور ہمیشہ جھوٹ نے ہی بالآخر شکست کھائی ہے۔ ایسے لوگ جو جھوٹی باتیں پھیلاتے اور جھوٹ کی اشاعت کرتے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ کتابچے اور رسالے شائع کرکے ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور انہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لایا جائے۔ بہرحال قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے دو یا تین پریسوں کا ہونا اذبس ضروری ہے۔ اور بعد کے حالات نے ان کی ضرورت کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔

یورپ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز کرنے کے سلسلہ میں بعض اور ضروری اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ آئندہ پندرہ سال میں پانچ نئی مسجدیں یورپ کے مختلف ملکوں میں بنائی جائیں۔ ایک مسجد اٹلی کے اس حصہ میں تعمیر کرنے کا ارادہ ہے جو یوگوسلاویہ کے قریب ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا امیچور ریڈیو کلبز کا قیام اور دنیا بھر کے احمدیہ مشنوں میں ٹیلیکس کے نظام کا قیام بھی ضروری ہے تاکہ مشنوں کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم ہو اور ایک دوسرے کو غلبہ اسلام کے ضمن میں ضروری معلومات بہم پہنچائی جاسکیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف حصوں میں اسلام کی ترقی کے سامان کرتا ہے اور اُسے کامیابیاں عطا فرماتا ہے لیکن ان کی خوشخبری دوسرے مشنوں کو بہت دیر سے ملتی ہے۔ اگر ٹیلیکس کے ذریعہ مشنوں کا باہم رابطہ قائم ہو تو ایسی اطلاعات انہیں فوری طور پر مل سکتی ہیں اور وہ نزولِ افضالِ الٰہی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر بجا لاسکتے ہیں۔

حضور نے احباب انگلستان کو فی الوقت ان کا سب سے اہم اور مقدم فرض پھر یاد دلاتے ہوئے فرمایا اس وقت نمبر ۱ کام آپ کے سامنے یہ ہے کہ آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنے وعدوں میں سے مارچ یا حد اپریل ۱۹۷۶ء تک ستر یا اسی ہزار پونڈ کی رقم ادا کرنی ہے۔ گوٹن برگ میں مسجد کی تعمیر شروع کرنے کے لئے وہاں فوری طور پر رقم بھیجنے کی ضرورت ہے۔ پہلے سے جمع شدہ رقوم میں سے بیس ہزار پونڈ کی رقم تو اس ہفتہ وہاں بھیج دی جائے گی۔ مزید بیس ہزار پونڈ دسمبر میں بھیجنا ہونگے۔ اسی طرح وہاں قسط وار رقوم بھجوائی جائیں گی۔ کنٹریکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اخراجات کی کل رقم بنک میں جمع کرادی جائے تاکہ وہ تعمیر شروع کرسکے۔ اس پر میں نے اُسے کہا کیا میری زبان ضمانت کے طور پر کافی نہیں ہے؟ رقم کی تم پرواہ نہ کرو وہ حسب ضرورت معاہدہ کے مطابق ہم مہیا کرتے رہیں گے۔ اس پر اُس نے کہا آپ کی زبان میرے لئے کافی ہے، مجھے اور کسی ضمانت کی ضرورت نہیں۔ جب جماعت کا خلیفہ وہاں زبان دے کر آیا ہے تو کیا آپ اس کا پاس نہ کریں گے اور چندوں سے متعلق اپنے وعدے بروقت پورے نہیں کریں گے؟ (اس پر سب احباب نے جو خطبہ سننے میں ہمہ تن محو تھے یک زبان ہوکر خطبہ کے پیش نظر کسی قدر دھیمے لہجے میں بے ساختہ کہا انشاء اللہ ضرور پورا کریں گے)

اسی ضمن میں دوسرے اہم کام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا دوسرے نمبر پر خود اس مشن کو وسعت دینے اور اسے اور زیادہ مضبوط بنانے کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں دن بدن وسعت پیدا کررہا ہے۔ جب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے (احباب چوہدری صاحب کی صحت وعافیت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کریں وہ مالی قربانیوں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں) موجودہ مشن ہاؤس اور اس سے ملحق "محمود ہال" تعمیر کروانا شروع کیا تو تعمیر کردہ ہال کو اُس وقت کی ضرورت سے زیادہ بڑا اور وسیع خیال کیا گیا تھا لیکن چند سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مزید ترقی دے کر ثابت کر دکھایا کہ یہ ہال بھی ناکافی ہے اور اب اس سے بھی بڑے ہال کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت سے ہمیں یہ حکم ہے کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ یعنی یہ کہ ہم اپنے مکانوں کو وسیع کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ ہم اس خدائی حکم کی تعمیل میں پہلے سے زیادہ وسیع عمارتیں بناتے ہیں لیکن ہر سال ہی جب جلسہ سالانہ آتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی ناکافی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کرکے فرمایا ہے ـــ "میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" ـــ بڑا ہی پیارا جملہ ہے جس سے ہمیں مخاطب کیا گیا ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ہمارے لئے من جانب اللہ سرسبزی وشادابی ہی مقدر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے۔ گزشتہ سال جب حالات بظاہر پریشان کن تھے میں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعا کی، صبح کے وقت الہام ہوا وَسِّعْ مَكَانَكَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ یہ ایک بہت بڑی تسلی تھی جو اُس وقت دی گئی اور ساتھ ہی جماعت کی مزید ترقی کے پیش نظر مکانوں کو وسیع کرنے کا حکم دیا گیا۔

اس امر کو ایک تازہ مثال سے واضح کرتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کس طرح ہمیں اپنی برکتوں اور کامیابیوں سے نواز رہا ہے حضور نے فرمایا گوٹن برگ میں جب میں نے مسجد کی بنیاد رکھی تو اس سے اگلے روز چودہ یوگوسلاوین دوست بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد جب میں وہاں سے واپس آیا تو کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن نے فون پر اطلاع دی کہ سویڈن کے ایک اور شہر میں رہنے والے یوگوسلاوین باشندوں نے گلہ کیا ہے کہ ہمیں تبلیغ کیوں نہیں کی گئی۔ ہمارے بعض رشتہ دار احمدی ہوچکے ہیں۔ میں نے کمال یوسف صاحب سے کہا تم فوراً وہاں جاؤ اور اُن سے ملو۔ چنانچہ امام کمال یوسف، مبلغ سویڈن منیر الدین احمد، ہمارے یوگوسلاوین بھائی شعیب موسیٰ اور عزت اولی ویچ وہاں گئے۔ اُس روز وہاں ایک ٹورنامنٹ تھا اور لوگ وہ ٹورنامنٹ دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ ان کی صرف سات آدمیوں سے ملاقات ہوسکی ساتوں نے بیعت فارم پر کردیئے اور مزید بیعت فارم بھی لے لئے تاکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی فارم پر کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کرسکیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا الغرض یہ دنیا تو عارضی ہے۔ اصل اور پائیدار زندگی وہ ہے جو مرنے کے بعد شروع ہوگی ہمیں چاہیئے کہ اس دنیا میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور اس دنیا کے ساتھ ساتھ اُخروی جہان کے انعاموں کے وارث بنیں۔ دوست یہ دعا بھی کریں کہ مجھے فلو سے آرام آجائے اور انسان کو اس کی دوا بھی مل جائے جو ابھی تک دریافت نہیں ہوسکی۔

اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اس طرح لندن کے مقامی احباب ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دور و نزدیک مقامات سے آئے ہوئے احباب کو حضور کے رُوح پرور ارشادات سے مستفیض ہونے اور حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(مزید صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا کے سفیر موصوف کی تشریف آوری

برطانیہ میں گیمبیا کے سفیر ہز ایکسی لنسی ابوبکر عثمان جلیئے جنہیں دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی ترقی میں بہت دلچسپی ہے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کے متمنی تھے۔ چنانچہ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے ۱۷ اکتوبر کی شام کو انہیں کھانے کی دعوت پر مدعو کیا جس میں بعض دیگر احباب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ سفیر موصوف کے ہمراہ ان کے ایک صاحبزادے جو برطانیہ میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سفارت خانہ گیمبیا کے سیکنڈ سیکرٹری جناب احمد صلاح بھی دعوت میں شریک ہوئے۔

اس موقع پر سفیر موصوف نے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ گفتگو کے دوران گوٹن برگ میں سویڈن کی پہلی مسجد کی تعمیر میں بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا اور اس پر خاص خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے مسجد گوٹن برگ کے سنگِ بنیاد کی تقریب کی دستاویزی فلم بھی ملاحظہ فرمائی جو مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے دکھائی۔ حضور نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد ۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا۔ یہ دستاویزی فلم اس مبارک موقع کے متعدد ایمان افروز مناظر پر مشتمل تھی جو سفیر موصوف کے لئے بہت مسرت کا موجب ہوئی۔ چنانچہ فلم کے اختتام پر انہوں نے اپنی دلی مسرت کا اظہار بھی فرمایا۔

گفتگو کے دوران دنیا بھر میں رونما ہونے والے غلبۂ اسلام کے آثار کا ذکر بھی آیا۔ اس ضمن میں حضور نے سفیر موصوف کو بتایا کہ اس زمانہ میں تین انقلاب دنیا میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک انقلاب سرمایہ دارانہ نظام کا آئینہ دار تھا جس میں انسان کی جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے پر زور دیا گیا تھا۔ دوسرا انقلاب روس کے کمیونسٹ نظام کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس کی بنیاد گو انسان کی فکری نشوونما پر تھی لیکن سرمایہ دارانہ نظام کی طرح یہ بھی ایک سراسر مادی انقلاب تھا جس میں مذہب اور اخلاق کے لئے سرے سے کوئی گنجائش نہ تھی۔ تیسرا انقلاب چینی سوشلسٹ نظام پر مبنی ہے جس میں مادی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ اخلاق کی درستی پر بھی زور دیا گیا ہے۔ چوتھا انقلاب اسلامی انقلاب ہوگا اور یہ مادی فلاح و بہبود اور اخلاق کی درستی کے ساتھ انسان کی روحانی ترقی کا آئینہ دار ہوگا اور پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آئے بغیر نہ رہے گی۔ اس انقلاب کے لئے اس وقت زمین تیار ہو رہی ہے اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اس کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ اس انقلاب کے ذریعہ انسانیت ایک دفعہ پھر اپنی معراج کو پہنچے گی اور یہ دنیا حق و صداقت، صلح و آشتی اور امن و انصاف سے بھر جائے گی۔

سفیر موصوف نے حضور کے ارشادات کو بہت دلچسپی، توجہ اور انہماک سے سنا اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ یہ حقیقی انقلاب جلد تر پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ یہ پُر لطف مجلس ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔

اعلانِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ منیرہ سلطانہ صاحبہ کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی ابن حکیم محمد صدیق صاحب ساکن ربوہ ضلع جھنگ کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار سات صد (۲۷۰۰/-) روپیہ حق مہر مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خوشاب نے مورخہ ۲۵/۵/۷۵ کو جامع مسجد احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا میں پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (عبدالرحیم خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بیٹی قیصرہ عمر نصر اللہ کا یہاں ٹورنٹو میں بازو کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ البتہ بعد کی تکالیف یعنی درد وغیرہ کی شدید تکلیف ہے۔ تمام بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ نیز میرے بیٹے مسعود کرامت کو شوگر کی تکلیف ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ مجھے عرصہ ایک سال سے ہاتھ، انگلیاں وغیرہ سو جانے کی تکلیف ہے۔ چار ماہ ہونے کو ہیں مگر افاقہ نہیں ہے۔ بہنیں اور بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین۔ (بیگم کرامت اللہ ٹورنٹو نیو مارکیٹ)

۲۔ برادرم جلیل احمد شریف متعلم جامعہ احمدیہ کی والدہ محترمہ چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفاء، لمبی عمر اور خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اللہ رکھا پرویز کارکن الفضل۔ ربوہ)

خریدارانِ الفضل ربوہ کیلئے
ضروری اعلان

ربوہ میں اخبار الفضل کی تقسیم کا انتظام ہمارے ایجنٹ صاحب کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہر خریدار الفضل کی ذمہ داری ہے کہ چندہ الفضل ادا کرتے وقت ایجنٹ صاحب الفضل سے مطبوعہ رسید حاصل کر لیا کریں۔ اس کے بغیر چندہ کی ادائیگی تسلیم نہیں ہوگی۔

۲۔ الفضل کی تقسیم کے لئے ربوہ میں چند ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو بعد دوپہر دو گھنٹہ کام کر کے مناسب معاوضہ حاصل کر سکیں۔ ایسے ضرورت مند احباب اپنے محلہ کے صدر کی تصدیق سے رابطہ پیدا کریں۔ (مینجر الفضل۔ ربوہ)

سہگل فاؤنڈیشن کے انعامی وظائف
برائے ۷۶-۱۹۷۵ء

مندرجہ ذیل مضامین میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء تک درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ یہ وظائف بہترین تعلیمی ریکارڈ رکھنے والے طلبہ کو دیئے جائیں گے۔

(۱) انٹرمیڈیٹ کے بعد بی۔اے، بی۔ایس سی، بی کام، بی۔ایس سی ایگریکلچر و میڈیسن، بی۔ایس سی انجینئرنگ، بی ڈی ایس، بی فارمیسی اور بعض دیگر مضامین میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ۔

(۲) پوسٹ گریجوایٹ طلبہ جو ایم۔اے، ایم۔ایس سی، ایم۔ایس سی انجینئرنگ، ایم ایڈ (بزنس) ایم کام، ایم۔ایس سی ایگریکلچر اور بعض دیگر مضامین میں کسی انسٹی ٹیوٹ کالج یا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔

تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۶ کالم ۷ و ۸۔ (ناظر تعلیم)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالکریم صاحب آزاد کو ۲۷ اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام وقار احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی آف ایبٹ آباد کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے لمبی، صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار
(صوفی) رحیم بخش
گلشن پارک۔ مغلپورہ
لاہور

احباب

جناب ڈاکٹر ایس۔ اے۔ قیصر ایم۔ ڈی۔ آر۔ ایم۔ پی ہر اتوار لاعلاج و مایوس مریضوں کو ۹ تا ۴ شام دیکھتے ہیں۔
منجانب فضل عمر ہیلتھ کلینک ۴ میکلوڈ روڈ نزد میڈیکل کالج ہوسٹل۔ لاہور

نئے نرخ

ہم اپنے سٹاکسٹوں اور عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم حیوانات کی ادویات کی پندرہ سال پرانی قیمتوں کو ۵۰ فیصد بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔
اب حیوانات کی ہر اکسیر کی قیمت -/۱ روپیہ فی پیکٹ کی بجائے ۱/۵۰ روپیہ فی پیکٹ ہوگی۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴